چالیس مسلمان کسی کے حق میں دعا کریں، تو کیا وہ قبول ہوتی ہے؟

دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul- 2616 تاریخ: 18-09-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم نے سنا ہے کہ اگر چالیس مسلمان کسی کے حق میں دعا کریں تو اللہ دعا قبول فرماتا ہے، کیا یہ درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جی ہاں! سوال میں مذکور مضمون، حدیث سے ثابت ہے۔ البتہ یہ ذہن میں رہے کہ یہاں مسلمانوں سے مراد متقی مسلمان ہیں، فاسق و فاجر مراد نہیں ہیں۔ علماء نے اس فرمان مبارک میں چالیس کے عدد کو خاص کرنے کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ جہاں چالیس متقی مسلمان جمع ہوں، وہاں ایک اللہ کا ولی ضرور ہوتا ہے، جس کی وجہ سے اللہ تعالی دعا قبول فرماتا ہے۔ نیز خود چالیس کے عدد میں بھی ایک خاص تاثیر رکھی گئی ہے، جس سے مقصود کے حصول میں آسانی ہوتی ہے۔

صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد میں ہے:" والنظم للاول: عن كريب مولى ابن عباس، عن عبد اللہ بن عباس، أنه مات ابن له بقديد أو بعسفان فقال: يا كريب، انظر ما اجتمع له من الناس، قال: فخرجت فاذا ناس قد اجتمعوا له، فأخبرته، فقال: تقول هم أربعون؟ قال: نعم، قال: أخرجوه، فاني سمعت رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم، يقول: ما من

رجل مسلم يموت، فيقوم على جنازته أربعون رجلا، لا يشركون بالله شيئا، الا شفعهم الله فيه "ترجمہ: حضرت کریب رحمہ اللہ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں، وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا ایک بیٹا، قدید یا عسفان کے مقام پر انتقال کر گیا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: کریب دیکھو کتنے لوگ جمع ہو گئے ہیں؟ حضرت کریب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں گیا تو وہاں کافی لوگ جمع تھے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر دی تو انہوں نے فرمایا: تمہارے خیال میں وہ چالیس ہوں گے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا اب میت کو لے چلیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب کسی مسلمان کے انتقال کے بعد اس کے جنازے پر چالیس ایسے لوگ کھڑے ہوں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے، تو اللہ ان کی شفاعت کو قبول کرتا ہے۔ (مسلم شریف، جلد2، صفحہ655، دار احیاء التراث العربی)

اس حدیث کے تحت مراۃ المناجیح میں فرمایا: "مرقاۃ میں ہے کہ جہاں چالیس مسلمان جمع ہوں ان میں کوئی ولی ضرور ہوتا ہے جس کی دعا قبول ہوتی ہے، اس کی برکت سے دوسروں کی بھی۔۔۔ مسلمانوں سے مراد متقی مسلمان ہیں، ورنہ سینماؤں اور تماشہ گاہوں میں سینکڑوں فساق ہوتے ہیں۔" (مراۃ المناجیح، جلد2، صفحہ478، مطبوعہ گجرات)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "جماعت میں برکت ہے اور دعائے مجمع مسلمین اقرب بقبول، علماء فرماتے ہیں: جہاں **چالیس مسلمان صالح جمع** ہوتے ہیں، ان میں ایک ولی اللہ ضرور ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے: "اذا شهدت أمة من الامم وهم أربعون فصاعدا، أجاز الله تعالى شهادتهم۔ رواه الطبرانی فی الكبير "یعنی جہاں کوئی جماعت حاضر ہو اور وہ چالیس یا اس سے زیادہ ہوں، تو اللہ پاک ان کی گواہی قبول فرمائے

گا۔اسے امام طبرانی نے معجم الکبیر میں ذکر کیا۔"تیسیر شرح جامع صغیر میں فرمایا:"قیل وحکمة الأربعین أنه لم یجتمع هذا العدد الا وفیهم ولی "یعنی چالیس کے عدد کی حکمت میں یہ بات کہی گئی ہے کہ اتنی تعداد صالح مسلمانوں کی جب جمع ہوتی ہے، تو ان میں ایک اللہ کا ولی ہوتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ184، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

چالیس کے عدد میں بھی ایک خاص تاثیر ہے۔چنانچہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اوپر مذکور مسلم شریف کی حدیث اور دیگر چند احادیث ذکر کرنے کے لیے جو باب باندھا اس کے الفاظ یہ ہیں:"باب ما یستدل به علی أن عدد الأربعین له تأثیر فیما یقصد به الجماعة" یعنی یہ باب اس استدلال کے بارے میں ہے کہ جہاں جماعت مقصود ہو، وہاں چالیس کے عدد میں تاثیر ہے۔

(السنن الکبری للامام البیهقی، جلد3، صفحہ256، مطبوعہ بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

21 ربیع الاول 1444ھ/18 اکتوبر 2022ء

الجواب صحیح

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے